

THE BIHAR LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES.

Wednesday, the 26th June, 1946.

Proceedings of the Bihar Legislative Assembly assembled under the provisions of the Government of India Act, 1935.

*The Assembly met in the Assembly Chamber at Patna on Wednesday, the 26th June, 1946, at 11-30 A.M., the Hon'ble the Speaker, Mr. Vindhye shwari Prasada Verma, in the Chair.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS.

BLACK-MARKETING OF MISCELLANEOUS GOODS.

*35. Mr. MEHDI HASAN : Will the Hon'ble Minister in charge of Supply and Price Control be pleased to state—

- (a) whether it is a fact that one of the chief causes of black-marketting, specially in miscellaneous goods is the difficulty placed by Railway in transit of goods;
- (b) if the answer is in the affirmative, do Government intend moving Railway authorities to remove the difficulty?

The Hon'ble Mr. ANUGRAH NARAYAN SINHA : (a) No. Shortage of transport does affect this point to some extent.

(b) Does not arise.

DEALERS IN WOOLLEN GOODS.

36. Mr. HIRALAL SARAF : Will the Hon'ble Minister in charge of Supply and Price Control Department be pleased to state—

- (a) whether it is a fact that the Government appointed last year a number of dealers in woollen goods;
- (b) whether it is a fact that the supply position with regard to woollen goods has now improved;
- (c) if answers to clauses (a) and (b) be in the affirmative whether it is still necessary to continue to vest the monopoly of distribution of woollen goods in the hands of a few approved dealers to the exclusion of so many other established long in the trade;
- (d) if answer to clause (c) above be in the affirmative, do Government propose to increase the number of approved dealers in order to ensure equitable and widest possible distribution of woollen goods through so many other dealers excluded hitherto?

The Hon'ble Mr. ANUGRAH NARAYAN SINHA : (a) The Government of India appointed some dealers for selling Indian woollen goods. Foreign woollen goods come through the trade.

*In the absence of the questioner, the answer was given at the request of Mr. Tajamul Hussain.

تو میرا کہنا ہے کہ جب ایسے لوگوں کو مملوک نوکریوں سے نکال نہیں رہے ہیں تو کہیں نہ کہیں انکو رکھنا ہے۔ اسکے علاوہ اگر انکے کہنے کے مطابق اس افسر نے ضلعوں میں رہکر خراب کام کیا ہے۔ تو یہاں آنے کے بعد تو وہ نظروں کے سامنے ہے۔ یہاں اسکو ضلع کے مقابلہ میں خراب کام کرنے کا موقع ہی نہیں ہے۔

ایک بات میں اور کہتا ہوں۔ مجھ سے آج پریس والوں نے دریافت کیا کہ کل کی تقریر میں جبکہ محکمہ زراعت کا demand ہاؤس میں پیش تھا۔ میں نے یہ کہا تھا کہ گیہوں فی ایکڑ ہزار بارہ سو من پیدا ہوتا ہے۔ اور اس پر مسٹر امین احمد نے اعتراض کیا تھا۔ میری عرض ہے کہ میں ذرا اونچا سنڈا ہوں۔ اس لئے بہت سی باتیں میں گھپک سے نہیں سن سکتا۔ اس وجہ سے میرے دوستوں کو غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے۔ کل میں نے گیہوں کے متعلق نہیں بلکہ sugar cane کے متعلق کہا تھا کہ فی ایکڑ ایک ہزار بارہ سو من اسکی پیداوار ہوتی ہے۔

بہر حال۔ تین بج گئے ہیں۔ اگر ایک اور اہم demand پیش کرنا ہے۔ اس لئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ خوش قسمتی سے اس وقت Co-operative Societies کا جہاں تک تعلق ہے ایک نہایت ہوشیار افسر مسٹر راؤ اسمین کام کر رہے ہیں۔ مجھے انکی تھوڑے دنوں کی واقفیت ہے۔ لیکن میں انکے کاموں سے پوری طرح سے مطمئن ہوں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ اس محکمہ کے ساتھ ایسی بہتر کاروائیاں کریں گے کہ اس ہاؤس کے ممبر حضرات مطمئن ہو جائیں گے کہ کام نہایت عمدگی سے انجام پا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ وہ اس کام کو بخوبی جلد از جلد کر سکیں گے۔

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That a sum not exceeding Rs. 1,37,433 be granted to the Provincial Government to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1947, in respect of "Co-operation".

The motion was adopted.

VETERINARY.

The Hon'ble the SPEAKER : I now call upon the Hon'ble Dr. Saiyid Mahmud to move his demand.

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD : Sir, I move :

That a sum not exceeding Rs. 6,91,057 be granted to the Provincial Government to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1947, in respect of "Veterinary".

The motion has the recommendation of His Excellency, the Governor.

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD :

حضور والا - اس موشن کو پیش کرتے ہوئے میں پہلی بات جو کرنا رہی ہے کہ لفظ ویتیرنری ڈیپارٹمنٹ جر اس صوبے میں آج تک استعمال ہوتا رہا ہے وہ پورے ڈیپارٹمنٹ کے لئے غلط لفظ ہے ویتیرنری ڈیپارٹمنٹ Animal Husbandry کا صرف ایک جز ہے اسلئے پورے ڈیپارٹمنٹ کیلئے یہ لفظ استعمال نہیں کر سکتے ہیں اس لئے میں اپنی تقریر میں Animal Husbandry کا لفظ اُٹھادہ ویتیرنری ڈیپارٹمنٹ کے لئے استعمال کرنا جو صحیح لفظ ہے ویتیرنری ڈیپارٹمنٹ جو کنٹرول اور ڈیزیز سے تعلق رکھتا ہے اپنی جگہ پر ہے - اسلئے پورے محکمے کے لئے اسکا استعمال غلط ہے - یو پی میں اسکو بدلکر اور جتنی شاخیں تھیں سب کو اسکے ماتحت کر دیا ہے اور اس ڈیپارٹمنٹ کا نام Animal Husbandry رکھا گیا ہے تو یہاں بھی ویسا ہی ہونا چاہئے - آپ لوگوں کو جاننا چاہئے کہ موجودہ حالت اس ڈیپارٹمنٹ کی کیا ہے - اب اسوقت جو انیمل ہسپتالری ہے اس صوبے کے ہر ضلع میں ہر سب ڈیویژن میں در دو تین تین اسسٹنٹ سرجن ویتیرنری کے رہتے ہیں ایک ضلع میں ایک ہسپتال ہوتا ہے اسمیں ایک آدمی انچارج رہتا ہے لیکن وہ آدمی جو دیہاتوں میں گھوم کر جانوروں کا علاج کرتے ہیں خاصکر انکے متعلق castration اور vaccination کے کام کی ذمہ داری دیتی ہے آپ اس سے اندازہ کریں کہ ایک سب ڈیویژن میں ایک ہزار یا دیتیرہ ہزار گاؤں ہوتے ہیں اور ایک آدمی انچارج رہتا ہے اور اس آدمی کا اتنے دیہاتوں میں جانا اور گھوم کر علاج کرنا اور کل مویشیوں کو دیکھنا نا ممکنات میں سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ ہر جگہ نہیں پہنچ سکتے اسلئے جو شکایات ہوتی ہیں وہ صحیح ہیں جیسا میں نے کل کہا تھا کہ ہمارے ملک کے جانوروں کے ساتھ جو برتاؤ ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگوں کو اُن سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں ہے جہاں گائيوں کی پوجا ہوتی ہے وہاں انکے ساتھ یہ برتاؤ ہوتا ہے - پوجا تو ہوتا ہے اگر وہ

بیمار ہو جائے تو اسکا علاج نہیں کرتے ہیں اور نہ اسکی کھانے پینے کا خیال رکھتے ہیں۔

دوسرے ملکوں میں ان بے زبان جانوروں کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کیا جاتا انکے علاج اور کھانیکا کافی سامان کیا جاتا ہے۔ ایک آدمی ایک سب ڈیویژن میں کیسے کام کر سکتے ہیں۔ یہاں ایک کالج ہے جو بہت کامیابی سے چل رہا ہے سنہ ۱۹۳۸ء سے پہلے اس کالج میں ۲۰ لڑکے رہتے تھے اور لڑکے باہر کے ہوتے تھے سنہ ۱۹۳۸ء سے بجائے بیس کی جگہ چالیس کی گنجائش بذاتی گڈی یعنی درگذا کر دیا گیا۔ یعنی وہ اس طرح سے کہ کانگریس گورنمنٹ نے U. P. گورنمنٹ کو لکھا کہ چونکہ ہمارے یہاں Agriculture College نہیں ہے تم ہمارے یہاں کے لڑکوں کو اپنے کالج میں جگہ در اور تمہارے لڑکوں کو ہم اپنے veterinary college میں جگہ دینگے اس طرح Agriculture School کے بہت سے students کو U. P. کو دینا پڑا۔ اب اسوقت Veterinary College میں بہت demand ہے اور ہم اس موجودہ حالت میں cope نہیں کر سکتے ہیں ازر لوگوں کو چالیس seats سے زیادہ دینا ناممکن ہے جب تک اپنے یہاں نہ بڑھایا جائے۔ اسلئے گورنمنٹ اسپر غور کر رہی ہے تاکہ Veterinary College میں اس صوبے کے لڑکے زیادہ تعداد میں داخل ہو سکیں۔

اب میں آپ کی ترجہ جانوروں کی طرف دلاتا ہوں۔ بدقسمتی سے ہمارے صوبے میں گذشتہ چھ برس میں آنای بہت زیادہ کمی ہو گئی ہے۔ کس وجہ سے کمی ہوئی ہے یہ آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ گذشتہ چھ برسوں میں لڑائی کے وجہ سے بہت زیادہ کمی ہو گئی ہے۔ سنہ ۱۹۴۵ء جب census لیا گیا تو مویشی کی تعداد آپ کے صوبے میں ایک کروڑ بیس لاکھ مختلف قسم کے جانور ملا کر ہوئی۔ لیکن goat اور sheep کو چھوڑ کر cattle میں 8 per cent کی کمی ہوئی ہے۔ 25 per cent goats میں اور 29 per cent sheep میں اور 60 per cent poultry میں۔ اسلئے انکی تعداد بڑھانیکی زیادہ ضرورت ہے اور اسکے لئے گورنمنٹ خیال کر رہی ہے۔ زیادہ تر خیل cattle کو preserve کرنے کا ہے۔ اسلئے انکے علاج پیدائشی اور کھانیکا کافی انتظام کرنیکی ضرورت ہے۔ تاکہ تعداد جلد سے جلد بڑھ سکے۔

اس Animal Husbandry میں چار حصے ہیں -

(1) Breeding and management, (2) Nutrition, (3) Disease control and (4) Marketing of products.

اب سب سے پہلا سوال جو Breeding and management کا ہے اس کے لئے ابھی طے نہیں ہوا ہے کہ کون سا breed اس صوبے کے لئے مفید ہوگا۔ خوش قسمتی سے بہار میں اچھوڑ بہت اچھے ہوتے ہیں اور کاشتکاری کا دارو مدار North Bihar میں انہیں پر ہے۔ ان جانوروں کی پرورش درہنگہ از مظفرپور اضلاع کے آتری حصے میں اور Nepal کے border کے قریب نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ Shahabad دیارہ بھی ان کے پرورش کے لئے اچھی جگہ ہے اور رہا ہریانہ type کے جانور پائے جاتے ہیں۔ درہ کے لئے یہ صوبہ بہت غریب ہے۔ یہاں کی گائیں زیادہ درہ نہیں دے سکتی ہیں۔ درہ کی جانچ Kanko اور Patna farm میں کٹی برسوں تک ہوتی رہی۔ اور جانچ سے یہ ثابت ہوا کہ شاہی رال اور تھار پرکار کی گائیں بہت درہ دے سکتی ہیں۔ بہار کی اب رہا میں رہ کر۔ شاہی رال کی گائیں زیادہ درہ دینے والی ہوتی ہیں۔ مگر افسوس کہ اُس نسل۔ بیل کمیتی کرنے والے قابل نہیں ہوتے چونکہ رہ رژی اور سست ہوتے ہیں۔ تھار پرکار کی گائیں زیادہ درہ دیتی ہیں اور ان کے نسل کے بیل شاہی رال کے بیلوں سے اچھے ہوتے ہیں اور کام کے لائق ہوتے ہیں۔ درسز جگہوں کے نسل کی گائوں کا بھی تجربہ کیا جا رہا ہے مگر یہ کچھ دشوار کام ہے۔ کام شروع کر دیا گیا ہے۔ cattle breeding farm زیادہ تعداد میں کھولنے کی ضرورت ہے تاکہ کسانوں کو اس سے فائدہ پہنچے اور اس farm سے پیدا کئے ہوئے سانڈے خاص خاص اور بڑے بڑے گاؤں میں رکھے جائیں تاکہ اُس سے کاشتکار فائدہ اُٹھائیں۔ اور اُنکے اُس پاس کے گاؤں بھی اُس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اگر عمدہ طریقہ سے ان کی پرورش کی جائیگی تو ان کی تعداد کثیر ہو جائیگی اور اس کے لئے گوشالہ بہت مناسب ہوگا۔ اسپر خوب غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ جب Animal Husbandry کا کام شروع ہو جائیگا تو گوشالوں کے انچارج کو بتلایا جائیگا کہ کس طرح انہیں رکھا جائیگا اب دوسرا سوال Nutrition کا ہے جو breedings سے زیادہ اہمیت رکھتا

ۛ۔ جانورون كے ٲيڊا اڏش يا انفائش اُنكے اچھ كھانے اور غذا ٲر منحصر ۛ۔ مویشيون كے كھانے كے انتظام كرنو حصوں ميں ھم تقسيم كر رھ ميں ۔ ايڪ roughage اور دوسرا concentrates ۔ ٲھلا جو ھ ٲھ fodder crops اور ٲوال اور تازي كھاس رغيره اور دوسرا جو ھ رھ ھ كھلي ۔ ٲھرسا ۔ ٲني اور كنڌي رغيره ھ اور يه معلوم ھ كھ اسكي ٲھت كمي ٲھار ميں واقع ھو گئي ھ ۔ اسكي رجه يه ھ كھ انسان كي زندگي ٲھانے كے لئے جو غله ٲيدا كيا جاتا ھ اُن سٲھوں سے كافي مقدار ميں مویشي كي كھانے كي ٲيزوں دستياب نھيں ھو رھي ھيں ۔ اور مویشيون كے ٲرائي كے لئے جو زمين ٲھوڑي گئي تھيں رھ اب جوت ميں اگئي ھيں ٲونكه انسانوں كي آبادي ٲھار كے حصہ ميں بڑه رھي ھ اور ٲھوڑا ناٲور كي جو ٲراڪا ھ رھ كافي مقدار ميں اُنكو ٲاڑه ٲھونٲھانے كي صلاحيت نھيں ركهتي ھ ۔ اور ٲرسات كے زمانه ميں بهي كافي مقدار ميں كھاس ٲيدا نھيں ھو سكتي ھ اور گرميون كے زمانه ميں تو كھاس بالكل سوكھ جايا كرتي ھيں اسكے لئے ضرورت لاحق ھو گئي ھ كھ مویشيون كے ٲاڑے كے انتظام كي طرف كافي توجه كي جائے ۔ اسكے لئے experts كي رايوں كي زياده ضرورت ھ ۔ ھم جب دھلي كئے تھ تو ٲو ٲاٲا كرتار سنگھ جو ٲنجاب كے رھنے والے سكه ھيں رھ اس لائن ميں رھ كر كافي كاميابي حاصل كر ٲكے ھيں اُن سے كفنكو ھوئي تھي ۔ اُنكے رائے كے مطابق اسٲر غور ھو رھا ھ ۔

ٲھار ميں بهي ٲھت مشكل ٲر كئي ھ ۔ ٲونكه كھلي رغيره دستياب نھيں ھوتي ھ ۔ ٲونكه كافي مھينن ٲيل ٲيرنے والي ھر ھر جگه نھيں ھيں ۔ حساب لكانے ٲر ٲي مویشي كو درٲھٲانك كھاي مل سكتي ھ ۔ اور يه سٲ ٲيزوں ٲھت غور طاب ھيں اكر دوسري جگه يھان اكي كھلياں ٲھيجنے سے ركي نہ جائين تو ھمارے امشكلات ميں اور بهي اضافہ ھو جائيا ۔

Animal Husbandry Department كو اچھ bull ٲنڊا كرنے كے لئے ٲانچ ٲھه سورٲيه ني bull خرچ ھوتا ھ ۔ ليكن ھم آساني كے لئے صرف سورٲيه قيمت ركهتے ھيں تاكه كسي طرح سے كام ٲالے ۔ Agriculture Department كے Kanke فارم ميں ھر سال دس ٲانچ بل ٲيدا ھوئے ھيں اور اكر كوشش كي جائے تو ٲچيس تيس bull ٲيدا

ہولگے - ان بلوں کو اگر دیہاتوں میں پھیلا دیا جائے تو breeding کے لئے بہت سہولت ہو جائیگی۔ اور کافی breeding ہو سکیگی۔ بہر حال سر دست جہاں تک breeding کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ اس کاؤں میں جہاں breeding کی ضرورت ہے ساندہ مہیا کر دیا جائیگا۔

Mr. JADUBANS SAHAY : On a point of information, Sir, is there any special scheme for breeding bulls in Chota Nagpur ? Cattle in Chota Nagpur are very poor.

क्या छोटानागपुर के लिए कोई स्कीम है क्योंकि वहां के जानवर बहुत कमखोर होते हैं।

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD :

میں نے چھوٹا ناگپور کے بارے میں تو عرض کر ہی دیا ہے پورنیہ میں جو جانور ہیں انکی طرف بھی آپکو توجہ کرنا ہے پورنیہ میں اب رہوا کے لحاظ سے جانوروں کو زیادہ چارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر breeding کی مشکلات تقریباً ایک ہی طرح کی ہے۔ رہاں کی آبادی چار میلین ہے۔ رہاں کے جانوروں کے لئے چارہ کافی ہے۔ مگر رہاں جانوروں کی پرورش کافی نہیں ہے۔ رہاں کے جانوروں کے لئے ایک breeding centre کا organisہ کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ اگر تھکانے سے جانوروں کی پرورش اور دیکھ بھال کی جائے تو درودھ گھی کی کمی نہیں رہیگی۔ اور کاشتکاروں کے لئے بھی بہت مفید ہوگا۔ ہمارے مسلمان بھائی اسپر زیادہ توجہ نہیں دیتے ہیں دس برسوں سے ہمارا ذاتی خیال ہے کہ ہم خود جانور رکھیں۔ مگر ہم یہ نہیں کر سکتے ہیں بازار سے درودھ گھی خرید کر کھاتے ہیں گرجہ صرف زیادہ ہوتا ہے مگر adulterated گھی سے پرہیز کرتے ہیں۔ گریہ بات صحیح ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی گوشالہ کو نا پسند کرتے ہیں تو میں اُمید کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہ کہینگے۔

میں آپ لوگوں کو مشورہ دینگا کہ آپ لوگ مہربانی کر کے بے زبان جانوروں کے لئے بھی جو خدا کے مخلوق ہیں چارے کا انتظام کریں اسپر بڑی بڑی موٹی موٹی کتابیں لکھی گئی ہیں Mr. Das Gupta کے فیصدوں نے بھی لکھا ہے جسکی تعریف Government of India کے افسروں نے بھی کی ہے۔ ان پر بہت سے literature لکھے گئے ہیں۔ یہ آسان

مسئلہ نہیں ہے۔ میں کہوں گا کہ لوگ اسپر زیادہ توجہ نہیں کرتے ہیں۔
یورپ نے nutrition کا بہت عمدگی سے خیال کیا ہے۔ وہاں جانوروں
کو بہت تھکانے سے ہالتے ہیں اور پرورش کرتے ہیں۔ ان سب کے لئے
ایک literature ہے۔ اُسکو آپ پڑھیں تب آپ لوگوں کو پتہ لگے گا کہ
جانوروں کی پرورش کرنی آسان نہیں ہے بلکہ مشکل ہے Molasses
جو پیدا ہوتا ہے اور جس سے شراب بنتی ہے اور Marhowrah
Factory میں جسکی شراب تیار ہوتی ہے اگر وہی Molasses
جانوروں کو دیا جائے تو فائدہ کی امید ہے۔ اسپر غور کیا جا رہا ہے۔

Mr AMIYO KUMAR GHOSH : Will the Hon'ble Minister finish
in time to enable us to move the cut motions?

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD : I am very sorry and I will
finish it quickly.

Mr MUHAMMAD ABDUL GHANI : The Hon'ble Minister is no
doubt giving very valuable information to the House but there is no
time. I think the best course would be for the Leader of the House to
announce at least 3 days for the discussion on this demand.

The Hon'ble Mr. SRI KRISHNA SINHA : It is not possible for me
to allot 3 more days.

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD :

اب میں Control of disease کی طرف آتا ہوں۔ اس سلسلہ میں
مدد اعزاء اور معالجہ خانہ دونوں قسم کی کاروائیاں ضروری ہیں بہار خوش
قسمتی سے ہر سال درمیاں بارہ وڈنیری ڈاکٹروں کی تعداد میں
اضافہ کرتا ہے۔ لیکن سارے صوبہ کی بیماریوں سے مقابلہ کرنے کے لئے
ایک بڑی مدت درکار ہے جبکہ صوبہ ضرورت کے مطابق ڈاکٹر مہیا نہ کر سکے
اس درمیان میں پوسٹ وار اسکیم کے ماتحت ایک تجویز پیش
نظر ہے جس سے دیہاتیوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ میں نے بعض بعض
مقامات پر خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض دیہاتی ایسے
ہیں جو جانوروں کا خود علاج کرتے ہیں اور کافی تعداد میں
جانوروں کی ان کے معالجہ سے فائدہ مست ہو جاتی ہے۔ میں تجویز
ہے کہ ایسے لوگوں کو ہر سب ویزن میں تین مہینہ کی ایک refresher
course کی training دلائی جائے۔ زبانہ نہیں vaccination اور
inoculation کی باقاعدہ تعلیم دی جائے اور نئے طریقہ علاج سے انکو

باخبر کیا جائے اگر ان لوگوں کو اس قسم کی تعلیم دی گئی تو وہ دیہاتوں میں جا کر علاج معالجہ اپنے طریقہ سے کر سکیں گے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بیماریوں کی رک تھام میں بھی معین ہوں گے۔

امید کی جاتی ہے کہ یہ لوگ village veterinary guide کے کام کرنے کے اس معکمہ اور گاؤں کے درمیان ایک کڑی بن جائیں گے۔ تجویز ہے کہ ایسے لوگوں کو ایک بہایت ہی قلیل رقم retaining fee کے طور پر دی جائے تاکہ اس سے انکو encouragement ملے اور اپنا کام بخوبی کر سکیں۔ - اگر ہر سب توہین میں سر آدمی اس طرح کے نکل سکے تو کام بہت خوبی سے چلیگا اور مملوک چند لاکھ کے خرچ میں جا کر در کے در علاج کا سامان کر سکیں گے۔ امید ہے کہ آپ لوگ اس چیز کو پسند کریں گے۔ اسکا مقصد صرف یہ ہوگا کہ ہمارے پورانے طریقہ کا علاج بھی رائج رہے اور نئے طریقہ کے preventive measures بھی گاؤں میں بتا دیے جائیں۔

اس کے بعد اب صرف marketing of products رہ جاتا ہے یہ ایک بہت مشکل سوال ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ dairy farms کو encourage کیا جائے اور ہمارے یہاں جو کوشاں ہیں انکو تھیک سے organise کیا جائے۔

Marketing کا اچھا انتظام کرنے سے اچھے درجہ گھی اور مکھن کا سامان ہو سکتا ہے۔

اس کے لئے بستیوں میں co-operative کے اصول پر marketing سوسائٹیاں کھولی جا سکتی ہیں جن کے ذریعہ مکھن گھی بیجا جاسکے ان سوسائٹیوں میں اسکا لحاظ رکھنا ہوگا کہ Adultration laws کو پابندی کے ساتھ follow کیا جاتا ہے۔

OBSERVATIONS OF THE HON'BLE THE SPEAKER ON THE IRREGULAR PROCEDURE FOLLOWED BY AN HON'BLE MEMBER IN SENDING NOTICE OF HIS QUESTION DIRECT TO THE MINISTER IN CHARGE.

The Hon'ble the SPEAKER : During Question Time to-day I said with regard to a Short notice Question that it was not brought on the agenda due to a mistake on the part of my office. Secretary of the

Assembly has verified the position and I am satisfied that this was not due to any mistake on the part of my office. Rather it was due to a mistake on the part of the hon'ble member himself who did not give notice of the question to the Secretary as required by the rules. He took the question direct to the Hon'ble Minister and the Hon'ble Minister in his turn passed on the question to his Department, and the reply was thus prepared. At no stage the question has passed through this Department. This practice is irregular and should not be followed by hon'ble members in future.

THE BUDGET—VOTING OF DEMANDS FOR GRANTS.

VETERINARY—concl'd.

Khan Sahib SAIYID MAZHAR IMAM:

جناب صدر - میں جذب رزاور صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ مہملان جانوروں کا کم خیل کرتے ہیں اور دوسرے لوگ زیادہ خیال کرتے ہیں تو کیا انہوں نے کوئی تحقیقات اس سلسلہ میں کر کے اظہار خیال کیا ہے - کوئی record ان کے پاس ہے جنکی بنا پر یہ کہہ رہے ہیں یا نہیں -

Mr. KALIKA PRASAD SINGH : Is that in order, Sir?

The Hon'ble the SPEAKER : The hon'ble member can include this point in his cut motion and the Hon'ble Minister is sure deal with with it in his reply.

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

شریमान سنیکر صاحب، صرف ۲۵ منٹ رہ گئے ہیں۔ یا تو हाउस ज्यादा बड़े या कोई दूसरा रास्ता निकाला जाय ताकि जिनको कुछ कहना है कह सकें।

The Hon'ble the SPEAKER:

२५ मिनट बाकी हैं। कम से कम १५ मिनट मिनिस्टर इनचार्ज को जवाब देने के लिये चाहिए। नतीजा यह होगा कि आषा घण्टा मेम्बरों के लिये बच जाता है। इसके अलावा कटौती के प्रस्ताव (cut motion) भी हैं। करीब पन्द्रह मेम्बरों ने नोटिस दी है। क्या किया जाय?

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

मैं यह कहता हूँ कि चूँकि आनरेबल मिनिस्टर को आज खास तौर से ज्यादा बरत लगा है....

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD:

میں نے تو کچھ زیادہ وقت نہیں لیا ہے -

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

अगर आप और बरत लेना चाहें तो कोई उज्र नहीं है। लेकिन हमलोगों को बरत भी बढ़ा दिया जाय।

The Hon'ble the SPEAKER:

यह किस तरह से मुमकिन है ? हमलोगों को साढ़े चार बजे डिमाण्ड पर बहस खतम करना है।

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

गवर्नमेन्ट इसका कोई रास्ता निकाले।

The Hon'ble the SPEAKER:

हमलोगों को इस डिमाण्ड को साढ़े चार बजे खतम करना है। कानून के मुताबिक हम दो दिन से ज्यादा इस पर नहीं रुक सकते। कहिए तो कानून पढ़ दूँ या अगर आप पढ़ना चाहें तो पढ़ सकते हैं।

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

अगर हमलोग पांच बजे तक बैठें तो शायद थोड़ी गुंजाइश हो सके। आप जैसा समझें।

The Hon'ble the SPEAKER:

ज्यादा से ज्यादा वक्त बढ़ाया जाय तो यही हो सकता है कि अगर हमलोग बैठना मंजूर करें तो पांच बजे तक बैठें। इतना ही वक्त हमलोग निकाल सकते हैं।

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

कम से कम पांच बजे तक तो बैठा जाय।

The Hon'ble the SPEAKER:

अच्छा तो पांच बजे तक बैठा जाय। आधा घंटा सामने है और आधा घंटा और मिला। कुल एक घण्टा बहस के लिए मिलता है। अब किस तरह से काम होगा ? सिलसिला क्या होगा ? जिस सिलसिले में कटौती के प्रस्ताव (cut-motions) हमलोगों के सामने आए हुए हैं और सूची (list) में रखे गये हैं उसी के मुताबिक हमलोग चलें। इसका नतीजा यह होगा कि दो एक कटौती के प्रस्ताव (cut-motions) पर ही सारा वक्त लोग खतम कर सकते हैं।

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

उसी तरह से कर दिया जाय जिस तरह से उस डिमाण्ड में हुआ था।

The Hon'ble the SPEAKER:

ऐसा हो कि एक ही कटौती के प्रस्ताव (cut-motion) को हम लें। इस तरह पहला प्रस्ताव लिया जाय।

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

अच्छा तो वही कटौती का प्रस्ताव (cut motion) लिया जाय।

The Hon'ble the SPEAKER:

अब आपलोग बतलावें कि किस २ तरफ से कौन-कौन बोलने वाले हैं। एक घण्टे का वक्त आपके सामने है।

Mr. MUHAMMAD ABDUL GHANI:

میرا یہی خیال ہے کہ General Demand پر بحث کی جائے۔

The Hon'ble the SPEAKER:

आपका मतलब यह है कि सब कटौती के प्रस्ताव (cut-motions) उठा लिये जाय। जिस तरह से आप लोगों ने और डिमाण्ड की निस्वत किया है उसी तरह इसकी निस्वत भी करें?

THAKUR RAMNANDAN SINGH:

ऐसा ही हो मगर बोलने वालों का सिलसिला वही रहे जो पहले था। यानी जनरल (general) तरीके से बहस हो लेकिन पहले कटौती के प्रस्ताव (cut-motions) वालों को पहले बोलने का मौका दिया जाय।

The Hon'ble the SPEAKER:

क्या आपलोगों की राय है? आप लोग अपने कटौती के प्रस्ताव (cut-motions) नहीं पेश करेंगे?

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

मेरे दो कटौती के प्रस्ताव (cut-motions) हैं। आम बहस (general discussion) के साथ ही मैं उन पर बोलूंगा।

The Hon'ble the SPEAKER:

क्या आप लोगों की राय है कि आप लोग अपने कटौती के प्रस्ताव (cut-motions) नहीं पेश करें और demand as a whole पर बोलें? अगर यह बात है तो एक घण्टे में कितने आदमी बोलेंगे? पन्द्रह आदमियों की तो नोटिस है कटौती के प्रस्तावों (cut-motions) की।

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

मुझे तो बहुत ज्यादा वक्त लगेगा।

The Hon'ble the SPEAKER:

आपका पहला कटौती का प्रस्ताव (cut-motion) है। इसलिए आपको पन्द्रह मिनट दिया जा सकता है।

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

पन्द्रह मिनट तो कम होगा।

THAKUR RAMNANDAN SINGH:

मिस्टर जगत नारायण लाल को १५ मिनट का वक्त दिया जाय।, बकिये को सात-सात मिनट मिले।

The Hon'ble the SPEAKER:

जिन लोगों ने नोटिस दी है उनमें से बहुत से लोगों को बोलने से बाध आना होगा।

Mr. RAMGULAM CHOUDHURY:

जिनके नाम में कट मोशन थे उन्हीं को इस लिस्ट में रखा गया है या दूसरों को भी।

The Hon'ble the SPEAKER:

जब नाम देने का मौका था तो आपने नाम दिया नहीं और जब हमने फैसला कर दिया तो नाम देने से क्या फायदा।

Mr. RAMGULAM CHOUDHURY:

हमने सोचा कि हुजूर के पास मेरा नाम पहुंच गया होगा।

The Hon'ble the SPEAKER:

आपकी गलती है और इसका नुकसान आप को उठाना पड़ेगा। आप बैठ जाय। बाबू जगत नारायण लाल अब अपनी स्पीच शुरू करें।

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

श्रीमान् स्पीकर साहब, इस जेनरल बहस में खास बात में कहना चाहता हूं जिसके लिये मैंने एक कट-मोशन भेजा था जिस का नम्बर ४४३ है। मैं उसी बात पर कहना चाहता हूं। वह इस प्रकार है:—

For improving the quality and number of cattle and to discuss inadequacy of the provision for that इसके सम्बन्ध में तो मिनिस्टर साहब ने अपने व्याख्यान में बहुत कुछ कहा है और खुद भी महसूस करते हैं कि जानवरों की तादाद बहुत कम हो गई है इसलिए उनकी संख्या और नसल का बढ़ाना बहुत जरूरी है। उनकी जानकारी में भी यह बात आ चुकी है कि गवर्नमेंट आफ इन्डिया ने इस काम को अपने हाथ में लिया है और उसके सलाहकर (adviser) घूमते हुए यहां भी आये थे और यहां भी काम शुरू हो गया है। इस काम में हिन्दू, मुसलमान, इसाई सभी लोगों का स्वायं है और सभी की खाहिश इसको बढ़ाने की और इसमें हाथ बंटाने की यहां है। अभी डाक्टर राजेन्द्र प्रसाद जी के समापनत्व में गोशाला पिजरारोड स्थापित हुआ है। इसका मतलब यह हुआ कि जानवरों की नसल बढ़ाने के लिये और दूध की मात्रा बढ़ाने के लिये अधिक से अधिक कोशिश होनी चाहिए। खूं को मदद भी होनी चाहिए। तो यह बात साफ़ जाहिर है कि जब तक सरकार मदद नहीं देती है तब तक यह काम आगे नहीं बढ़ाया जा सकता है। इसलिए मैं गवर्नमेंट से दरखास्त करूंगा कि राजेन्द्र बाबू जैसी हस्ती, जिसके समापनत्व में यह काम हो रहा है, का ख्याल करके इसको जितना और जिस तरीके से हो सके मदद देनी चाहिए। यह बहुत अहम काम है।

(At this stage Chairman Mr. Sarangdhar Sinha took the Chair.)

दूसरी बात जो मुझे कहनी है और जिसकी तरफ मैं प्राइम मिनिस्टर और डेवलपमेंट मिनिस्टर का ध्यान आकर्षित करना चाहता हूं वह इस डिपार्टमेंट के बारे में है।

इसके सम्बन्ध में अगर यह कहा जाय कि "There is something rotten in the state of Denmark" तो गलती नहीं होगी। जो जानकारी हमलोगों को हुई है उससे मालूम होता है कि यह मुहकमा रदी (rotten) हो रहा है। इस इन्तजाम (administration) रदी हो रहा है जिससे असन्तोष काफ़ी फैल गया है और जब तक इसमें आमूल सुधार नहीं किया जायेगा तब तक यह काम के लायक नहीं होगा। इसकी आप जांच करें कि किन-किन वजहों से mal-administration, discontent और undercurrents चलती रहती हैं। मैं दावे के साथ कहूंगा कि इसकी सारी जिम्मेदारी वहां के हेड आफ डिपार्टमेंट पर है और यह सब गोल-माल उन्हीं के चलते हैं। जो facts और जो खबरें हमलोगों के सामने हैं उनको कहने में बहुत समय लगेगा। मैं मुस्तसरन प्रधान मंत्री, मंत्री, डेवलपमेंट और सारे हाउस से अपील करूंगा कि इस हाउस में इस मामले में बड़ी तीव्र भावना (strong feeling) है कि इस डिपार्टमेंट का इन्तजाम ठीक नहीं है और उसे सुधार करके इस मुहकमे को और बढ़ाया जाय।

Mal-administration का प्रधान कारण यह है कि यह डिपार्टमेंट डाइरेक्टर के whims and caprices पर चलता है। इसके अन्दर जो डिप्टी डाइरेक्टर हैं उनको free hand नहीं दिया जाता है। Subordinate staff के साथ direct dealings होता है। Gazetted Officers के साथ जो treatment होता है वह highly humiliating and full of partiality है। इससे ऊब कर एक डिप्टी डाइरेक्टर जिनका डेपुटेशन दिल्ली हुआ था, वे वहां से लौटे तो Animal Husbandry Officer होकर लौटे। दूसरे डिप्टी डाइरेक्टर ने on grounds of health इस्तीफा दे दिया। एक तीसरे डिप्टी डाइरेक्टर भी इस्तीफा देकर चले गए। एक मिस्टर एच० के० राय, असिस्टेंट डाइरेक्टर थे उनको retire करना पड़ा। एक Disease Investigating Officer थे, वह अपनी बदली कराकर यू० पी० में चले गए। एक डाक्टर चौधरी थे जो कैंटल फार्म में एक मित्रा साहब थे, वे पंजाब चले गए। एक डाक्टर चौधरी थे जो कैंटल फार्म में थे, वह भी कहीं चले गए। एक राठौर साहब थे, वे इस्तीफा देकर कहीं चले गए। इस विभाग में बहाली और बदली करने में भी partiality दिखाई जाती है। मैं आप से कहना चाहता हूं कि एक तरक्की देने में २७ सीनियर आफिसर को supersede किया गया है। मैं अभी कह रहा था कि २७ सिनियर अफसरों को supersede किया गया है। जिन सिनियर अफसर को हेड आफिस में रहना चाहिए उनकी जगह जूनियर अफसर को रखा गया है। इन्हीं वजहों से लोग ऊब कर बाहर चले गए हैं और सबबारों में विज्ञापन निकालने पर भी यहां आकर कोई काम नहीं करना चाहता। इन सब बातों के बिस्तार में मैं नहीं जाना चाहता। लेकिन मुझे उमीद है कि डाक्टर महमूद साहब, जो इस डिपार्टमेंट के मालिक हैं और जिनके ख्यालात बहुत ऊंचे हैं, इन बातों का खुद ख्याल करेंगे। मैं चाहता हूं कि प्रधान मंत्री साहब, जो वर्तमान सरकार के मालिक हैं, तथा डेवलपमेंट मिनिस्टर साहब का ध्यान इस ओर आकृष्ट हो और जितने केसेज उनके सामने आवें उनको facts and figures के साथ जांच

हो। यदि जांच करने के बाद यह मालूम हो कि head of the department सचमुच में full of partiality है तो इस डिपार्टमेंट में सुधार करने का एक जबर्दस्त कारण होगा। मैं चाहता हूँ कि इस विभाग में जितने अन्याय हुए हैं वे सब दुरुस्त कर दिए जायें। मेरे पास और भी details हैं, लेकिन उन सबको कह कर मैं हाउस का समय लेना नहीं चाहता।

Mr. MUHAMMAD ABDUL GHANI:

ان سب details کو کہہ جائیے۔

Mr. JAGAT NARAIN LAL:

आपकी मेहरबानी है। लेकिन मैं नहीं चाहता कि details में जाकर हाउस का ज्यादा समय लूँ। मैं चाहता हूँ कि मिनिस्टर साहब सब बातों की जांच करें और यदि सचमुच में partiality और mal-administration हो तो उसको वह दुरुस्त करें। अभी मुझ से details में जाने के लिये कहा गया है और इस सिलसिले में सिर्फ एक बात कहूंगा। डाइरेक्टर साहब का जो टी० ए० बिल बनता है उसको देखने से मालूम होता है कि जहां उनका मकान है वहीं का यानी भागलपुर का ही ज्यादा बनता है। और दूसरी जगहों में वह बहुत कम जाते हैं। लेकिन ये सब छोटी बातें हैं जिनको मैं नहीं कहना चाहता। हाउस की वहस में एक sense of proportion होना चाहिए और इसीलिए मैं अब ज्यादा समय नहीं लेना चाहता। लेकिन इस डिपार्टमेंट के facts और discontent को हाउस के सामने रखना जरूरी था। यदि मैं ऐसा नहीं करता तो अपने ड्यूटी -(duty) में fail करता और पब्लिक के साथ इन्साफ नहीं होता। मैं आशा करता हूँ कि सरकार मेरी कही हुई बातों की ओर ध्यान देगी और जो discontent है उसको दूर करने की कोशिश करेगी।

Mr. JAY NARAIN PRASHAD:

माननीय सभापति जी, मेरा कट-मोशन कैटल ब्रिडिंग के सम्बन्ध में है। कैटल ब्रिडिंग इतना अहम मसला है कि इस पर जितना कहा जाएगा वह सब थोड़ा होगा। बिहार प्रांत में जोविका के लिए प्रवान व्यवसाय खेती है और खेती के हर स्टेज में मवेशियों की जरूरत होती है। हल चलाने के लिए, हेंगा देने के लिए तथा अन्य कामों के लिए बैल की जरूरत होती है। लेकिन आजकल हमारे यहां मवेशियों की जो हालत है वह दयनीय है।

भोजन के सम्बन्ध में भी वही बात है। अन्न की कमी हो गई है। दूध-दही मिलता ही नहीं है। अमीर लोग तो किसी तरह जीते हैं लेकिन गरीबों का जीना मुश्किल हो रहा है। गरीबों के बच्चों को दूध नहीं मिलता और बीमार पड़ने पर दूध के लिए इन्हें मारा-मारा फिरना पड़ता है। इसकी खास वजह यह है कि मवेशियों की हमारे यहां बहुत कमी हो गई है। घी को ही लीजिए। यदि आप बाजारों में जायें तो घी की जगह दालदा और कोकोजेम मिलेगा और इन चीजों से जो भोजन तैयार होता है वह स्वास्थ्य के लिए हानिकारक होता है।

क्योंकि आजकल मवेशियों की हालत दयनीय है और उनकी संख्या इतनी कम हो गई है कि खेती का काम करना मुश्किल हो गया है। आज बिहार प्रान्त में ही नहीं सारे मुल्क में खाने की चीजों की कमी है। आप देहातों में जाय तो आप देखेंगे कि जो साधारण गृहस्थ हैं उनके लिए हल-बैल रखना मुश्किल हो रहा है। आजकल बैलों की इतनी कमी हो गई है और उनकी कीमत इतनी ज्यादा हो गई है कि एक साधारण गृहस्थ उन्हें खरीद नहीं सकता। बैलों की कमी पहले से ही थी और लड़ाई शुरू होने पर उसकी ओर कमी हो गई। इसकी वजह यह हुई कि गाय और बैल लड़ाई में खाने के काम के लिये मंगाए जाने लगे। आजकल खेती के लिए मजबूत बैलों की जरूरत होती है। गहरी जुताई के लिए जो नए औजार निकले हैं वे बिना मजबूत बैलों के इस्तेमाल नहीं किए जा सकते।

मैं यह कहने में नहीं हिचकिचाता कि इस मामले में बिल्कुल उदासीनता दिखायी गई है। सरकार की ओर से अभी मिनिस्टर साहब ने veterinary शब्द के इस्तेमाल के बारे में जो कहा है उस सम्बन्ध में मैं तो समझता हूँ कि केवल शब्द का ही गलत इस्तेमाल नहीं किया गया है बल्कि रुपये का भी गलत इस्तेमाल किया गया है। क्योंकि मैं आपको बतलाऊँ कि पटना में एक डेयरी फार्म है—इसमें केवल दूध बढ़ाने की ओर ही experiment होते हैं। अब इसका नाम cattle husbandry रखा गया है लेकिन इस डिपार्टमेंट का cattle husbandry की तरफ कुछ भी ध्यान नहीं गया है। इस डिपार्टमेंट को इस बात की ओर ध्यान देना चाहिए था कि अच्छे २ सांड पैदा किये जाय और उनको बाहर शहरों और देहातों में भेजा जाय। लेकिन यह काम नहीं हो रहा है जो बहुत ही खल-रहा है। मेरे कहने का मतलब यह है कि इतने दिनों के अन्दर इसका यह काम होना चाहिए था कि जिस जगह के लिए जो सांड अच्छे समझे जाते वहाँ वे भेजे जाते। लेकिन यह कहा जाता है कि इसके बारे में प्रयोग (experiment) चल रहा है। मैं कहता हूँ कि प्रयोग (experiment) तो जिन्दगी भर चलता रहेगा फिर काम कैसे चलेगा। आज तक यह नहीं कहा जा सका कि किस स्थान (locality) के लिए कौन सा सांड मुफीद है। हमें तो ऐसे सांडों को लेना चाहिए जो अच्छे बैल (bulls) पैदा कर सकें और जिनसे दूध भी अच्छा हो सके। हरियाना, थारपार टेलर, बछीड़ा आदि के नाम लिए गये हैं। हमारे ख्याल से बछीड़ा ब्रीड ऐसा है जो इस प्रान्त को suit करता है। प्रयोग (experiment) से क्या निकलेगा तथा आपके experts की क्या राय है यह तो मैं नहीं कह सकता लेकिन मेरी समझ से बछीड़ा से ज्यादा काम हो सकता है।

इसके बाद शाहाबाद ब्रीड है। वह भी अच्छा bulls पैदा कर सकता है और दूध भी अच्छा दे सकता है। इस तरह से मेरा ख्याल है कि बछीड़ा और शाहाबाद ये दोनों ब्रीड्स (breeds) हमारे प्रान्त को suit करते हैं।

एक दफा हमारे पहले वाइसराय ने इस बात पर बड़ा जोर दिया था कि लोगों को cattle breeding की तरफ ज्यादा ध्यान देना चाहिए। लेकिन जैसा बादल

गरजा वैसा बरसा नहीं। ऐसा कहने के बाद भी कोई ज्यादा कार्रवाई नहीं हुई। मेरे कहने का मतलब यह है कि जो breeding farms हैं वे अच्छे २ सांड (bulls) तैयार करें और देहातों में भेजें। अब प्रश्न यह है कि किन २ देहातों में भेजें। जो co-operative societies खर्चा बरदाश्त करने को तैयार हों उनके जरिए हरेक गांव को एक सांड (bull) मुफ्त में देना चाहिए। इसके अलावा district boards की dispensaries में सांडों (bulls) को supply करके उन्हें आदेश देना चाहिए कि डाक्टर लोग उन सांडों की निगरानी करें। इसके अलावा और भी जो संस्थायें हैं जो associations हैं, जैसे यूनियन बोर्ड और village committee, उनको भी एक २ सांड देना चाहिए वशतें कि वे खर्च बरदाश्त कर सकें। इस तरह से देहातों में अधिक काम किया जा सकता है।

एक बात और है। जो veterinary assistants हैं उनको चाहिए कि देहातों में जाय और वहां जाकर cattle breeding का प्रचार करें और काम देखें लेकिन उनका जो अधिक समय एक्कावालों, घोड़ावालों और गाड़ीवालों को तंग करने और दूसरे (उनसे फायदा करने के) अनावश्यक कामों में लग जाता है। उनको यह सब काम न करके उधर ज्यादा समय लगाना चाहिए।

ऐसा देखा जाता है कि गांवों में जमात के जमात मवेशी मर जाते हैं और कहने पर भी inoculation का ठीक इन्तजाम नहीं होता है। चम्पारण के नरकटिया-गंज डिसपेन्सरी में D. B. से एक सांड (bull) दिया गया था। बराबर रिपोर्ट होती थी कि उसको ठिकाने से खाना नहीं मिलता है पर कुछ न हुआ और रिपोर्ट ही होते २ वह मर भी गया। लेकिन सरकारी रिपोर्ट है कि वह किसी बीमारी से मर गया।

Mr. RAMCHARAN SINHA:

समापति जी, जानवरों की नश्ल के सम्बन्ध में और डेयरी फार्म के मुतल्लिक मेरा भी एक कटौती का प्रस्ताव (cut-motion) था। पूर्व इसके कि मैं इस सम्बन्ध में अपने दिवार प्रगट करूं मैं यह कहना चाहता हूं कि हमारे लायक दोस्त बाबू जगत नारायण लाल ने जो अभियोग (charges) Veterinary Department पर लगाये हैं मैं उनको दुहराना नहीं चाहता हूं लेकिन मैं यह उम्मीद करता हूं कि हनादे मिनिस्टर साहब, जो इसके इनचार्ज हैं, इस मामले को देखेंगे क्योंकि यह जनता की सरकार (popular government) है और इन बुराइयों को जरूर दूर करेंगे।

Veterinary Department के बारे में मैं यह अर्थ करना चाहता हूं कि यह डिपार्टमेंट हर तरह के जानवरों के लिए है और हर तरह के जानवरों के मुतल्लिक इसका ध्यान रहना चाहिए। लेकिन हमारी गवर्नमेंट का सबसे बड़ा ब्याल जिस ओर होना चाहिए वह यह है कि उसे अच्छे बैल के सम्बन्ध में इन्तजाम करना चाहिए। आप जानते हैं कि हमारी खेती बैलों

से ही होती है, हिन्दुस्तान में ज्यादा लोग जीविका के लिए खेती पर ही निर्भर रहते हैं और खेती का सम्बन्ध इस जानवर से ज्यादा है। हिन्दुस्तान के लोग बैलों से ही ज्यादातर खेती करते हैं, कहीं २ भैंसों से भी खेती होती है लेकिन यह सभी जानते हैं कि दूध के लिए गाय और भैंस तथा खेती के लिये बैल को जरूरत होती है। हिन्दुस्तान की जैसी अवस्था है...

Mr. PURUSOTTAM CHOHAN: Mr. Speaker, on a point of order may I know what is the quorum of the house?

Mr. Chairman (Mr. SARANGDHAR SINHA): The quorum is all right.

Mr. RAMCHARAN SINHA:

हिन्दुस्तान में छोटे २ खेत हैं और यहां की जो परिस्थिति है उसको देखते हुए consolidation of holdings का जो जिक्र किया गया है उसमें कुछ अड़चन है जिसकी वजह से उसका होना बहुत कठिन है। ऐसी हालत में भी मैं यह नहीं कहता हूं कि हम वैज्ञानिक तरीके से या tractors के जरिए खेती नहीं कर सकते हैं। पर यह जरूर है कि जब तक वह समय नहीं आवे तब तक बैलों के जरिए ही हम खेती कर सकते हैं। इसलिए इन जानवरों को तरफ बहुत ध्यान देना चाहिए।

यह देखा जाता है कि इन दिनों जानवरों का दाम बहुत बढ़ गया है। हो सकता है कि आर्थिक दशा (economic condition) की वजह से ऐसा हुआ हो लेकिन साथ ही साथ मैं यह कह सकता हूं कि जानवरों का हास भी बहुत हुआ है जिसकी वजह से उनका दाम बढ़ गया है। यह भी मालूम हुआ है कि जानवर यहां से दूसरे सूबों में भेजे जाते हैं और वहां से दूसरे मुल्कों में चले जाते हैं। इसलिए इसका प्रबन्ध करना चाहिए कि जानवर अपने सूबे से बाहर न जाने पावें।

अब मैं अपनी असली बात पर आता हूं। मिनिस्टर साहब ने इसका जिक्र किया है कि बछौर में cattle breeding का बहुत अच्छा इन्तजाम है। मैं कहता हूं कि, जैसा मेरा अपना अनुभव है और वहां के लोगों से भी पता चलता है, कि वहां बहुत अच्छे बैल पैदा होते हैं और वे मजबूत भी होते हैं। लेकिन इधर कुछ से हो या और किसी खास वजह से हो वहां के बैल अच्छे होते हैं। लेकिन इधर कुछ दिनों से उनकी नस्ल में तनजुली हो गई है। मिनिस्टर साहब को इस ओर ध्यान देना चाहिए।

दरभंगा के अन्दर जो गोशाला है उसके बारे में भी मिनिस्टर साहब ने कहा है। मुझे भी उसे देखने का मौका मिला है। वहां cattle breeding का बहुत अच्छा प्रबन्ध है। वहां अच्छे २ सांड हैं और उनकी नस्ल भी अच्छी है तथा इस नस्ल को अच्छा रखने का प्रबन्ध भी वहां होता है। दूसरी बात यह है कि उस गोशाला को जितनी मदद होनी चाहिए उतनी नहीं पहुंचती है। मेरा ख्याल है, जैसा कि मिनिस्टर साहब का भी ख्याल है, कि उसको मदद देने का इन्तजाम होना चाहिए।

میں دو-एक बात और कह कर खतम करूंगा। यद्यपि जानवरों से इतना फायदा है, उनसे हम खेती का काम लेते हैं लेकिन उनके मुतल्लिक हम लोगों का बहुत कम ख्याल रहता है, हम उनका ज्यादा ख्याल नहीं करते हैं। हम कहते हैं कि जिला २ में प्रदर्शनी हो, नुमाइश हो और जितने अच्छे जानवर हों, उनके मालिक को इनाम दिया जाय। इससे लोगों को impetus मिलेगा। लोग अच्छे २ जानवरों को वहां लायेंगे और अपने जानवरों को अच्छा और मोटे बनाने की कोशिश करेंगे। साथ ही उनको यह भी ख्याल होगा कि अगर हम प्रदर्शनियों में खराब जानवर ले जायेंगे तो हमारी बदनामी होगी।

एक बात यह भी है कि Cruelty to Animals Act में संशोधन किया जाय। जानवरों को जो तकलीफें होती हैं उनसे उनकी रक्षा का भी सामान होना चाहिए। गरीबों के लिये तो जानवर ही सब कुछ है। ये ही उनकी सवारी का भी काम देते हैं। सैकड़ें ७५ आदमी ऐसे हैं जिनके पास मोटर या फिटन आदि गाड़ियां नहीं हैं। उनकी औरतें बैलगाड़ी में ही बैठ कर और पर्दा करके कहीं आती-जाती हैं। इसलिए जानवरों की ओर खास कर बैलों की ओर ध्यान देना जरूरी है।

Mr. MUHAMMAD RAZIUDDIN :

جناب صدر - میرا ایک کٹ موغن poultry breeding کے متعلق ہے۔ لہذا میں اسی کے بارے میں کچھ کہوں گا۔ ابھی بعض معزز ممبروں نے breeding کی نسبت فرمایا ہے کہ بعض اضلاع اس صوبہ میں ایسے ہیں جہاں اچھے bulls اور گائیں مل سکتی ہیں اور کچھ اضلاع ایسے بھی ہیں جہاں چوٹے چھوٹے جانور ہوتے ہیں اور breeding اچھی نہیں ہوتی ہے۔ میری رائے ہے کہ اچھی breeding حاصل کرنے کے لئے، پنجاب، گجرات اور یوپی کے بعض مقامات سے جہاں اچھے گائیں ہوتی ہیں، جانور منگائے جائیں تاکہ یہاں چھ جانور پیدا کئے جاسکیں، یوپی میں جونپور کے علاقہ میں گائیں ملتی ہیں اگر وہاں سے import کی جائیں اور شاہ آباد جہاں اچھے بیل ملتے ہیں انہیں یہیں یکجا کر دیا جائے تو breeding اچھی ہو سکتی ہے اور ہم لوگوں کو عمدہ بیل مل کیلئے نصیب ہو سکتا ہے۔

اب مجھے poultry کے بارے میں کچھ عرض کرنا ہے۔ صوبہ بہار میں عموماً اور پورنڈ، ضلع میں خصوصاً مرغیوں کی بیماری تیزی بڑھ گئی ہے کہ تقریباً فی صد ۹۰ نوے مرغیاں ہر سال مرجاتی ہیں انکی خاص بیماری یہ ہے کہ جس طرح انسان کو

तो कहूंगा। लेकिन दूसरे मिस्टर मलिक हैं जो वेटरनरी के हेड हैं। सन् १९३९ ई० में इनका सम्बन्ध कदम इस department में आया। जब से वे यहां आये तब से उनके मातहत रहनेवाले अफसरान, खास कर हिन्दू रात-दिन त्राहि भगवन कर रहे हैं उनके बारे में यह आम शिकायत है कि वे अपने सबोर्डिनेट के साथ न्याय नहीं करते हैं। उनकी नौकरी (services) और योग्यता का ख्याल न करके उनमें से कितने का claim supersede करके मुसलमानों को, चाहे वे अयोग्य क्यों न हो जगह दी जा रही है। अगर ६३ धारा की सरकार होती तो यह कहा भी जा सकता था कि इन्होंने केवल ऐसे लोगों का claim supersede किया है जो १९४२ के आन्दोलन में सरकार के विरुद्ध थे। यह एक अच्छा बहाना होता, जैसा कि departments में सुनने में आ रहा है। वैसी हालत में अगर खुशी नहीं होती तो कुछ देर के लिये सग्र होता। लेकिन कांग्रेस मिनिस्ट्री के होते हुए भी इस तरह के आदमी रहें चाहे वह कितना भी बड़ा क्यों न हों और इस तरह से वे लोगों को victimise करें, यह उचित नहीं मालूम होता है। नाजायज तरीकों से किसी के हक को मारना मुनासिब नहीं है। इसलिए मिनिस्टर साहब का यह पहला फर्ज होना चाहिए कि इसकी जांच करें और देखें कि इन शिकायतों में कहां तक सचाई है। अगर इनमें कुछ भी सचाई जान पड़े तो जिन अफसरों पर अन्याय हुआ है उन्हें protection देना चाहिए और भविष्य में ऐसा न होने पावे इसका उनको ख्याल रखना चाहिए चूंकि Director साहब भी मुसलमान हैं और हमारे मिनिस्टर साहब भी मुसलमान हैं, इसलिए उनकी जवाबदेही और भी बढ़ जाती है। मेरे पास जितनी भी materials अभी तक मिल सका है, उसे इस बात की आवश्यकता पड़ने पर मैं मिनिस्टर साहब को दूंगा। मैं इतना ही चाहता हूं कि अगर शिकायत ठीक निकले तो वे न्याय करें ताकि आगे इस किस्म की घांचली न होने पावे। मुझे इतना ही कहना था। मुझे पूरा भरोसा है कि मेरी बातों को Minister साहब misunderstand नहीं करेंगे। और यथाशीघ्र इस मामले में जांच करेंगे।

PANDIT GIRISH TIWARI:

जनाब स्पीकर साहब, बेचारे जानवरों की नुमाइन्दगी करने वाला यहां कोई म. (हियर हियर)। वे मूक हैं इसलिए उनकी देख-भाल तो करना ही है। मिनिस्टर साहब को देखना चाहिए कि जानवरों को तन्दुरुस्ती बरबाद हो रही है। उनके चर की जगह नहीं है, उनके चरागाह सब खेत बनते जा रहे हैं परती जमीन को कोड़ा जा रहा है। देहातों में तो हालत यह है कि मवेशी को चर कर अपने मालिक के घर जाने-आने का रास्ता नहीं है। इसकी वजह से वे बेचारे पकड़-पकड़ कर मवेशीखाने भेज दिये जाते हैं। इस में शक नहीं कि मवेशी के मालिक को कुछ पैसों की शकल में सजा होती है लेकिन मवेशीखाना में चारा नहीं मिलने से बेचारे मर जाते हैं। मवेशीखानों की हालत रही है। पैसा तो लेते हैं मगर मवेशियों को खाना नहीं देते हैं। शहरों में एक्कावान और दूसरे लोग जो जानवरों को सताते हैं उनका धक करने वालों की पूजा प्रतिष्ठा करके किसी सूरत से अपनी जान बचा लेते हैं

लेकिन मवेशियों को बड़ी तकलीफ है। हम मिनिस्टर साहब का ध्यान पिंजरापोल की तरफ खींचेंगे और कानून में कोई सेक्शन रखा जाय कि जो अपने जानवरों की देख-भाल नहीं करते हैं उनके जानवरों को पिंजरापोल में दे दिया जाय लेकिन दाम मालिक को नहीं मिलना चाहिए।

मवेशियों के बारे में सभा और जुलूस-जलसा करके कभी-कभी हम उनकी खैर-खाही कर देते हैं, लेकिन उनकी हालत बहुत ही रही है और उनमें तरह-तरह की बीमारियां हैं। उनके भोजन की तो कमी है ही, साथ ही वेहातों में बच्चों द्वारा उन्हें मारने-पीटने का एक अलग तमाशा है। इसलिए हमारे मवेशी बहुत तकलीफ में हैं दूध-घी की कमी इसी वजह है। वेदनरी महकमे के मुतल्लिक मिनिस्टर साहब ने आज एक लम्बी तकरीर की है। मैं तो चाहता था कि वह तकरीर और लम्बी होती जिससे इस महकमे की सारी बातों पर रोशनी पड़ती। अभी तो हम लोगों को सिर्फ इतना ही मालूम है कि यह महकमा सूई देने और बधिया करने का काम करता है। मैं कहूंगा कि वेदनरी डिपार्टमेन्ट के नाम को बदल देने का काम है। इस नाम से देहात का कोई नहीं समझ सकता कि यह महकमा कौन काम करता है। इसलिए इसका नाम ऐसा होना चाहिए जिससे सब लोग समझ सकें कि मवेशी के मुतल्लिक सारी बातें इस महकमे के अन्दर हैं।

मेरा जो कट मोशन था उसे उठा लिया है। मुझे अभी आम बातों पर कुछ कहना है। हमारा जिला सारन चारो तरफ पानी से घिर जाता है और congestion की सारे जिला में एक समस्या है। इन कारणों से मवेशियों में इतनी बीमारी फैलती है और वे इतना मारते हैं जिसका कोई हिसाब नहीं है। इसलिए मवेशियों के लिये जो थोड़े से अस्पताल खोले गए हैं उनकी संख्या बढ़नी चाहिए। अफसोस है कि आदमियों के लिये भी काफी संख्या में अस्पताल नहीं हैं। लेकिन मैं कहना चाहता हूँ कि आदमियों के जीने के लिये मवेशियों का जीना जरूरी है। इसलिये आदमियों के जीने के लिये मवेशियों के अस्पताल की संख्या बढ़ानी जरूरी है। मवेशियों के बारे में और गौरक्षणी के बारे में मुझे यह कहना है कि इन मामलों में religious sentiments को लाने का काम नहीं है। मवेशियों की हिफाजत होनी चाहिए और वह चाहे जैसे हो करना जरूरी है। मैं यह नहीं कहता कि केवल गायों की रक्षा हो, मैं तो सारे जानवरों की रक्षा करने की बात कर रहा हूँ और इसलिए मैं चाहता हूँ कि गौरक्षणी के बदले जानवर-रक्षणी नाम रख दिया जाय तो वह ज्यादा बेहतर होगा। जिससे लोगों का ध्यान सब जानवरों की रक्षा की ओर जायगा और लोग समझेंगे कि जिन जानवरों से हमारा फायदा होता है उनकी हम रक्षा करें। मैं इतना ही कह कर अब बैठ जाता हूँ।

Mr. IGNACE BECK : In speaking on this demand I have to place before the House some points with regard to Chota Nagpur. Sir, Chota Nagpur is a peculiar country as all the Hon'ble Ministers have indicated. It is a country which is dry for the most part of the year; it is a country

which has got the worst kind of cattle in stock ; it is a country which is neglected hopelessly in this matter or for the matter of that in any other Department. But before we touch a little of these subjects I have to mention that Agriculture and cattle or veterinary are such subjects which cannot be distinctly detached from each other.

Mr. Chairman (Mr. SARANGDHAR SINHA) : Order, Order You should not discuss Agriculture. We have already finished it.

Mr. IGNACE BECK : But it is so inter-connected.

Mr. Chairman (Mr. SARANGDHAR SINHA) : But we have already disposed of Agriculture.

Mr. IGNACE BECK : Then I would like to say about the condition of the cattle in Chota Nagpur. The cattle of Chota Nagpur have very poor health and they easily fall a prey to disease. The Hon'ble Minister has said that there is hardly any provision of hospital. The district has only got one hospital at the headquarters and one each in the subdivisions but the villages are left to take care of themselves and the result is that the cattle in the villages who are diseased are doomed. People coming from Palamau bring in their cattle infected with disease and the contagion is spread to the entire cattle population. Government have not taken any steps in the matter of training and there is no sort of propaganda to look after the cattle and how to remedy their diseases. I would like the Hon'ble Minister to take particular care of the cattle wealth of Chota Nagpur which is at the present moment very poor. I would like to remind the Hon'ble Minister that cattle is the right hand of agriculture and with these words, Sir, I resume my seat as I have no time to speak more.

Mr. KALIKA PRASAD SINGH : Mr. Speaker, Sir, I rise to support the cut-motion of my hon'ble friend Thakur Ramnandan Singh and in doing so I have to draw the attention of the Hon'ble Minister incharge to the very serious grievances that exist in the Veterinary Department of his Government against the administration of the present Director, Mr. Ismail Malik. Sir, it is a melancholy story indeed and if I had time I could relate very interesting stories to the House how things are done in the Veterinary Department and it would, I am sure, give a mine of information to the Hon'ble Minister. But unfortunately I have to confine myself to the very skeleton of the case because of the time limit set by you and to content myself with making only a few observations with regard to the nature of the complaints that are rampant in the Department against the present Director of Veterinary Services. He has made himself notorious Sir, by his naked favouritism and nepotism that he practises in his department without any regard to decency or sense of justice or fairplay. Sir, in order to give you a couple of examples I would narrate but two stories one of a malicious victimisation, and another of a wonderful lift. In the first instance I want to draw the Hon'ble Minister's attention to the case of Mr. Guru Bachan Singh, the Deputy Director who has now submitted his resignation which is now under consideration of Government. Sir, from all accounts he is a very capable officer. He has

been throughout his career in this province an officer highly spoken of by his superior officers including Mr. Malik himself in the earlier days. Mr. Malik himself has spoken very highly of this Deputy Director, his capacity for work and administration and his general abilities until he discovered that the standards of justice and fairplay will not be swallowed by this officer in the matter of recommendation for higher training and promotions. Then, Sir, the victimisation began and until driven to despair this veteran of the Veterinary Department sought relief in a long leave. When he returned from leave he found himself practically degraded from the post of Deputy Director to that of a mere Professor of Surgery in the Veterinary College. This post was till then a class II post but it was changed into a class one in order to fit in Mr. Singh. There he felt his virtual degradation very keenly and he submitted his resignation. I understand, Sir, that on some assurances that the mistakes would be rectified he withdrew his resignation. It is one year since but no relief has come and in utter despair he has again submitted his resignation which is under the consideration of this Government. This is how such a capable and competent officer is being driven out of the service. I think the only remedy lies in the sense of justice and fairplay on the part of the present Popular Government and I am sure once this is brought to the notice of the Hon'ble Minister he will go into the matter and make thorough enquiries and find out where the truth lies and which way justice lies. Another case, Sir, which I promised to tell you is that of the wonderful lift given to Mr. S. B. Ahmad. He was an Inspector and was suddenly given a wonderful lift when he was made the Assistant Director of Central Range by superseding many seniors and abler officers. Sir, you will be curious to know the wonderful qualifications of this Inspector. My information is that he is a non-matriculate and he has to copy notes written by his friends in his own handwriting on the files. That is the ability of his dealing with the files. His appointment is yet only an officiating one.

Sir, my request in this case is that the Hon'ble Minister will please not confirm this appointment unless he has called this particular officer, interviewed him and made sure whether those allegations were correct or not. Sir, it is true that the Public Service Commission recommended his name as the first in the list but the real fact comes out when we know that they put his name first on the list with the remark that they were putting his name first because it was very much pressed by the co-opted member of the Public Service Commission—Mr. Malik that very same Director. That is the story of how his name was put at the top of the list.

In the end concluding my remarks Sir, I appeal that a thorough enquiry be made into the rotten state of affairs that exists in the Civil Veterinary Department of the Government. The complaints made are very serious and I am able to give not one or two but many instances which I can produce before the Hon'ble Minister any day that he would like me to do. I am sure, after hearing the harrowing tales he will not leave the matter there but will make a thorough enquiry into the matter.

We have the fullest confidence in his sense of justice and his capacity to handle the situation and feel sure that justice will be done.

Mr. MUHAMMAD FARID :

جناب اسپیکر صاحب، مجھے اس veterinary demand کے بارے میں کچھ کہنا ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب نے جو باتیں کہی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ چونکہ انہوں نے اسکا تذکرہ کیا ہے کہ breed کا اچھا انتظام کیا گیا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ آخر انسان کی زندگی کیلئے جس جس چیز کو ضرورت ہے ان ہی چیزوں کی ضرورت مویشیوں کو بھی ہونا چاہئے، دیہات میں اسکا انتظام کچھ ہی نہیں ہوا کرتا، برسات کے زمانہ میں انکو بہت تکلیف ہو جاتی ہے، اسکے علاوہ انکے کھانے کا انتظام بھی خراب ہے جسکی وجہ سے مویشی اچھے نہیں ہوتے ہیں۔ breeding کا انتظام بھی خراب ہے لیکر اگر انکے کھانے کا انتظام بہتر نہیں کیا جائیگا تو breeding اچھی نہیں ہوگی۔

پے grazing grounds کافی ہر گاؤں میں رہا کرتا تھا لیکن اب زمینیں آباد کر دی گئی ہیں جسکی وجہ سے مویشیوں کو چرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

تیسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ جس طریقہ سے انسانوں کو بیماریاں ہوا کرتی ہیں اسی طریقہ سے جانوروں کو بھی بیماریاں ہوتی ہیں اور جس طرح سے انسانوں کے علاج کا سامان کیا جاتا ہے اسی طرح جانوروں کے علاج کا سامان بھی کرنا چاہئے۔ اور مجھے سنکر خوشی ہوئی کہ جذب منسٹر صاحب نے ریٹرنی کالج کے بڑھانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ڈاکٹر کی تعداد بھی بڑھانے کی ضرورت ہے۔

(At this stage the Hon'ble the Speaker resumed the chair.)

اور اس ضمن میں کہنا چاہتا ہوں جہاننگ ہو سکے پروفیسروں اور پرنسپل کو ایسا چنا جائے جو باصلاحیت ہوں، تاکہ لڑکوں کی تعلیم اچھی طرح سے ہو سکے، اور اسکا خیال نہیں کیا جائے کہ کون شخص کس فرقہ کا ہے، بلکہ اسکا خیال کیا جائے کہ جو ماہرین ہوں وہی رکھے جائیں۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر جو experts ہوں اُن ہی کو رکھا جائے جن سے لڑکوں

کی تعلیم اچھی ہو سکے۔ اسکے بعد مجھے یہ کہنا ہے کہ مویشیوں کے چارے کا انتظام اچھا کر دیا جائے، انکے رہنے سہنے کا بھی اچھا انتظام کیا جائے اور انکے علاج کا بھی انتظام کیا جائے۔ اسکے علاوہ جس طرح ضلعوں اور سب ڈویژن میں ڈاکٹر دئے گئے ہیں اسی طرح بری بری ہسپتالوں میں اسپتال بنا دئے جائیں تاکہ مویشیوں کا علاج آسانی اور اچھی طرح سے ہو سکے۔ میرے ایک معزز ممبر نے کہا ہے کہ پرندوں کے علاج کا اچھا انتظام نہیں ہے۔ مثلاً مرغیوں کی بیماریوں کا کوئی علاج نہیں ہے۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ foot and mouth disease بھی جانوروں کو ہوا کرتا ہے۔ اسکے لئے جہالتک ہو سکے دے کا کافی انتظام کیا جائے۔ اور انکے inoculation اور vaccination کا پلے سے سامان کیا جائے تاکہ جلد از جلد علاج ہو سکے۔

***Mr. RAMESHWAR PRASAD SINGH :** Sir, it is really a surprise that allegations have been made against a man who is most efficient in his department as far as the Veterinary Department is concerned. Sir, my information is just the otherwise. The instances which have been given by Mr. Jagat Narain Lal and Mr. Kalika Prasad Singh will prove to those who have a little idea of the matter that the Director of Veterinary has got no hand in the matter. As far as the transfer of Gurubachan Singh is concerned the matter rests with the Government. It is quite possible that the Director of Veterinary might have recommended for his transfer but the decision rested with the Government not with the Director. As regards the next point about promotion from the post of Assistant Surgeon to an Assistant Veterinary Director, it is a matter of detail; this was recommended by the Public Service Commission and I do not know how this House will be justified in criticising the Director of Veterinary. I will request my hon'ble friend that if he had any such instance of nepotism he could straight go to the Hon'ble Minister in charge and place the facts before him and try to know how far the allegations were correct. I think it is not fair for any hon'ble member to raise a question like this and to place an officer in such a false position. Apart from that, one who knows Mr. Malik can say that he has risen from the post of Assistant Director of Veterinary Services to the post of Director of Veterinary Services by sheer merit and nothing else. Sir, I have to make a few suggestions and I hope the Hon'ble Minister will take note of it.

Firstly, I wish to place the suggestion that the Veterinary College should be affiliated to the Patna University.

Secondly, that the three years' course be extended to four years.

* Speech not corrected by the hon'ble member.

Thirdly, the scale of pay of the Veterinary Assistant Surgeons should be such as will attract a large number of students.

When Rai Bahadur and I were members of the Veterinary Committee we saw that very few students used to come to the Veterinary College only because the scale was not attractive. (*Hear, hear*) The scale of Assistant Surgeons should be revised in such a way as to attract a large number of good students of the Province to join the College.

Sir, I have some more suggestions to make. I wish to suggest that the Manual of the Veterinary should be revised. It has become a Manual of more than 25 years. There are many other things which need revision. Sir, this Department is practically run by the local bodies and not by Government. We should have been satisfied if the Hon'ble Minister could tell us how many dispensaries have been opened in the last 4 or 5 years. In that case I could understand that really Government have done something. But to my knowledge even the minimum of 3 Assistant Surgeons to be appointed in every police-station has not been done. Sir, there is a demand from the House that more Veterinary dispensaries should be opened and if possible every police-station must have a dispensary. Sir, having said so far I think the Government should take steps to open one Veterinary dispensary in each police-station. Sir, much has been said about breeding bulls. The minimum that the Government can do is that they should at least provide one bull at every Veterinary dispensary, or Goshala. This they can do either at the cost of the local body or at the cost of any gentleman living in that locality or at the cost of Government. If this is done certainly to some extent this problem will be solved.

With these words I do not want to take up the time of the House and I resume my seat.

Mr. MUHAMMAD ABDUL GHANI : I want to say something, Sir. We are privileged and protected by this House but as members of this House we have a certain amount of responsibility. So before levelling any charge against any departmental head we should think twice, not only twice but hundred times. The charges which have been made by the hon'ble member initiating the debate, so far I have ascertained, do not contain any substance. A man who has resigned his post on account of ill-health which he mentioned somewhere in his own pen has no face to say that he resigned his post on account of certain other causes. A man who goes to some other district for better prospects have no face to say that he resigned his post on account of ill-treatment of the Department. I am thankful to the hon'ble member who has just spoken before me because he has given very correct informations. I was groping in the dark as to who the man was who had risen to such a high post by dint of his efficiency and qualifications and how it was that such dirty things are being attributed to him in this House. The other day, you might be remembering, the question of military personnel was discussed here and on another occasion the post of the Chief Secretary was discussed here but it was pointed out from this bench that during the movement of 1942 that very Indian Chief Secretary did things that is known to all, Sir,

it is very easy to make allegations but it is very very difficult to prove them. I would ask the hon'ble member to say if he has got anything more in his stock. But I think that his vocabulary was empty then. He could not proceed to cite more, and it is according to my presumption due to the absence of any other charges.

Mr. JAGAT NARAIN LAL : If I may be permitted to say so, Sir. I have advisedly refrained from saying more. I have a lot of charges which I do not propose to place before the House. I will submit them to the Hon'ble Minister.

Mr. MUHAMMAD ABDUL GHANI : When the matter is before the House, every hon'ble member of this House has a claim to know, because a departmental head of this Government is being accused right and left.

Mr. KALIKA PRASAD SINGH : We only ask for an enquiry. That is all.

Mr. MUHAMMAD ABDUL GHANI : Don't be impatient, please. I never interrupted you. You will have your say in the matter.

Mr. KALIKA PRASAD SINGH : I have had mine already.

Mr. MUHAMMAD ABDUL GHANI : You will then get opportunity on some other day.

I was submitting, Sir, that when I asked my hon'ble friend there he could not give any list.

Mr. KALIKA PRASAD SINGH : List of what ?

Mr. MUHAMMAD ABDUL GHANI : I am not referring to you, my friend.

I wanted a particular instance from the hon'ble member who initiated the allegations against a particular departmental head of this Government. We also have occasions to say like this, but it is not advisable on our part to say things which we cannot substantiate. Only because we are privileged here, we are protected here, we should not propose to take undue advantage of that. So far as I am concerned, I should not like it. However, coming to the demand, Sir, I find that about 7 lakhs of rupees recurring and 25 lakhs non-recurring additional grant has been given to this Department. Out of that I find that Rs. 1,12,000 is going to be spent to train ex-servicemen as stock-keepers. I cannot say what useful purpose will be served by this.

The Hon'ble the SPEAKER : But the demand relates to the sum of Rs. 6 lakhs and odd. The particular item referred to by the hon'ble member should not be discussed in this connection.

Mr. MUHAMMAD ABDUL GHANI : All right, Sir.

The Hon'ble the SPEAKER : The hon'ble member has only one minute more.

MR. MUHAMMAD ABDUL GHANI : In this Department you will find that a fair amount has been provided for increasing the supervisory staff. If my friend over there has any complaints, this increase in the supervisory staff should meet them.

As regards breedings of cows, it has been pointed out that Shahabad and some other districts have got good qualities of cows. So far as I know, Ballia is a famous place for cows and a friend of mine has pointed out that Ghazipore too is a place from where cows can be imported in this province. I have no information, but I hope the Hon'ble Minister in charge will perhaps enlighten us on this point as to how far my friend Mr. Raziuddin is correct.

If I may be permitted to say, Sir, we get something in the shape of milk here even though adulterated but we take ill of it. This is not the fault of the Head of the Department. There is some mistake at the bottom, and if we feel irritated on account of this, it is not fair on our part.

MR. JAGARNATH SINGH : Sir, I do not like to inflict a long speech at this hour. Spirited defence has been made by several hon'ble members of the conduct of the Director of Veterinary Services. I would like to say that it is very easy to make allegations, but it is very easy to refute allegations also ; but the matter is one for a competent committee to enquire into and come to a decision. As my friend on the opposite bench seems to be very impatient to know particular instances, I would bring to his notice one instance which is to my personal knowledge. It relates to the year 1941 when I was the Vice-Chairman of the Shahabad District Board. We recommended two names for admission into the Veterinary College, one of a student who secured First Division and another of a student who secured only Third Division. The Board passed a resolution unanimously that the boy who secured First Division be admitted into the College, but strange it is that the present Director admitted the other candidate who had secured only Third Division. If the hon'ble member so wants, I can multiply such instances where injustice has been done in the Veterinary Department. There is another case also, Sir. There was one Mr. Sen who officiated as the Director of Veterinary Services when the present incumbent was on a short leave. Orders of promotion, transfer, etc., were changed—not all, but majority of them were changed—when the present incumbent came after the completion of his leave. Sir, it is not for me to point out that it is against the canons of official etiquette and courtesy to change the orders in such a shabby manner. I do not want to dwell at length on this point, but I know that a great injustice has been done. Maladministration there is in the Department and I hope the Hon'ble Minister in charge will see that justice is done. The Director of Veterinary Services has been accused of having ignored the claim of subordinate and inferior officers ; such things should not be done. It is admitted on all hands that the services must be contented if the efficiency of the Department is not to be impaired. We want justice and I hope that the claims of those officers would be considered by any authority which is competent to do so. We

have got our Public Service Commission, and if there is any genuine grievance, there should be an opportunity for making an appeal to the Public Service Commission so that the wrong done may be undone.

Coming to the subject under discussion I would like to say that sufficient light has been thrown on the matter. I have only a few suggestions to make. I went through the report that was published in the papers regarding the activities of the Department. A cursory glance of the report was enough to convince me that there has been a great decrease in the number of live-stock for reasons more than one. The number of live-stock available has been dwindling due to the increasing needs of the army. The British Army as well as the American Army needed a vast number of live-stock, healthy and young, for meat purposes, and so the stock was depleted. Besides this, there are other reasons also. We know that there has been an alarming increase in the mortality of the cattle due to various epidemics. I have got personal experience of Sasaram in the district of Shahabad where a peculiar type of epidemic is raging very furiously with the result that so many cattle die within a few hours. The disease is called 'Tillaiya' in the rural areas. But up till now the staff of the Veterinary Department has been unable to cope with the increasing number of such cases. Besides this, on the top of the Sasaram Hill there is a great influx of animals from all parts of the district. There animals come for grazing purposes, especially during the monsoon.

There have been many diseases rampant on the summit of the hills. My submission is that camps should be opened during the rains on the summit of the hills so that the diseases which are raging there may be brought under control. This is the suggestion to which I would invite the pointed attention of the Hon'ble Minister. Besides this, I would suggest that the number of pastures should be increased. Dairy farms also might be established and run on commercial lines in every *Thana*. There is a scarcity of milk which tells upon our health. It is in the fitness of things that dairy farms be established and they be well run; and thirdly, I would suggest that the process of deforestation is going on in all parts of the province. Our forests are cut for firewood purposes. So, the problem of firewood may be solved by some other way, e.g., coal may be supplied to the people or some other things may be given to them so that there might not be wanton destruction of the forests which are necessary for grazing purposes. Unless and until there are pastures for our live-stock, the condition will not improve. So, I suggest that the Government of today ought to take up the question of preservation of the forests.

Lastly, I would suggest that there ought to be free supply of stud bulls and they ought to be distributed in big villages to the people who may be willing to keep them. I hope all other points have been dealt with by other hon'ble members and I now finish.

The Hon'ble the SPEAKER:

आपको खास तौर से इजाजत दी जाती है। इसका मतलब यह नहीं कि हाउस का फैसला हो जाने के बाद जो चाहे उसको तोड़ दे। आपने अपनी पार्टी की ओर से इस्तेदुआ की है इसलिए आपके लिए खास रियायत हो रही है।

Khan Sahib SAIYID MAZHAR IMAM:

جناب صدر مجھے بھی پانچ منٹ رقت ملنا چاہئے۔

The Hon'ble the SPEAKER:

اب تو لیست بن چکی ہے۔

Khan Sahib SAIYID MAZHAR IMAM:

طے تو حضور ہی نے کیا تھا۔ ہملوگوں نے سمجھا تھا کہ general debate ہوگا لیکن یہاں particular debate ہو رہا ہے۔ مسلم لیگ پارٹی کی بنچوں کی طرف سے اسکو defend کرنا ہے۔ لہذا ہملوگوں کو بولنے کا موقع ملنا چاہئے۔

The Hon'ble the SPEAKER:

لیست بناتے وقت آپ لوگوں کو اپنا نام دینا چاہیے تھا۔

Khan Sahib SAIYID MAZHAR IMAM:

صحیح ہے۔ ہملوگوں نے اسکا خیال نہیں کیا۔ لیکن پھر بھی عرض کرنا ہے کہ ہارس اور منسٹر صاحب کے سامنے ہملوگوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنا ضروری ہے۔ جناب صدر، میں نہایت ممنون ہوں آپکا کہ آپ نے مجھے بولنے کا رقت دیا۔ اور ساتھ اسکی مجھے افسوس ہے کہ میں اسوقت اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں۔ گرچہ میں نہیں چاہتا تھا مگر مجبوری ہے اس لئے کہ ایوان میں جس طرح سے تقریریں کی گئی ہیں ایک خاص ڈائریکٹر کے متعلق، شاید میں یہ کہنے پر صحیح ہوں کہ مسلمان ڈائریکٹر پورے صوبہ میں ہر محکمہ کو ملا کر، یہی ایک یا دو ہونگے۔ میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ چونکہ بدقسمتی سے یہ ڈائریکٹر مسلمان ہیں، اس لئے اس قسم کے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ اور promotion کے سلسلہ میں انکی ناانصافیوں کا جو تذکرہ کیا گیا ہے اس میں بھی نام آپلوگوں نے ایک مسلمان ہی کا لیا ہے۔ ان باتوں کے بعد میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوا ہوں کہ یہ باتیں ایک خاص ذہنیت کے ماتحت کی جارہی ہیں۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ آیا حقیقت میں ڈائریکٹر نے ناانصافی کی ہے۔ اور اسی طرح پرموشن دیا ہے وہ ریکارڈ کی چیز ہے اور میرے خیال میں میرے درست کو پوری راقفیت نہیں ہے مگر جس طرح سے تحقیقات کا demand کیا گیا ہے کہ اس خاص محکمہ کی enquiry کرائی جائے تو اس موقع پر میں جناب وزیر اعظم صاحب سے عرض کرونگا کہ پورے صوبہ بہار کے ہر محکمہ کیلئے ایک enquiry committee بنائی جائے اور

اسکے بعد دیکھا جائے کہ کس طرح تمام ناانصافی ہوا کرتی ہے میں اس کے لئے تیار ہوں۔ مگر صرف ایک محکمہ اور ایک شخص پر enquiry قائم کرنی؛ مناسب نہیں۔ یہ ضرور ہے کہ اگر الہوں نے بے انصافی کی ہے تو ضرور انکی سزا کی جائے مگر اسکے ساتھ ہی ہر محکمہ کے افسروں کے متعلق بھی تحقیقات ہونی چاہئے تاکہ آپ سب لوگوں کو پتہ چلے کہ کس صورت سے ان مقامات پر کام چل رہا ہے۔

Mr. KALIKA PRASAD SINGH:

اگر کسی Head of the Department کے متعلق شکایت ہوگی اور جانچ (enquiry) ہوگی تو جہر میں آپکا समर्थन (support) کرूंगा।

Khan Sahib SAIYID MAZHAR IMAM :

میں ایک نہیں پچیس مثالیں دے سکتا ہوں جن سے آپکو پتہ چلیگا کہ دوسرے محکموں کے افسروں نے کتنی ناانصافیاں کی ہیں۔ اگر جناب پرائم منسٹر صاحب تحقیقات کرائے کا ذمہ لیں تو میں چیزوں کو ہاؤس کے سامنے رکھ دوں گا

Mr. KALIKA PRASAD SINGH:

میں آپکی तरह مخالفت نہیں کرूंगा بلکہ समर्थन (support) کرूंगा।

Khan Sahib SAIYID MAZHAR IMAM :

آپ نے اگر کسی ہندو کا نام لیا ہوتا تو کوئی بات نہ تھی لیکن مسٹر احمد کا نام پیش کر کے ایک ڈائریکٹر کی ناانصافیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اس سے میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ یہ تعصب کی بنا پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔

The Hon'ble the SPEAKER : The hon'ble member may proceed.

Khan Sahib SAIYID MAZHAR IMAM:

غیر میں عرض کرنا کہ جناب وزیر اعظم صاحب اگر ایسی کمیٹی بنائیں جو ہر محکمہ خواہ ضلع کا ہو یا لوکل بڈیز کا تمام کے افسروں کے متعلق تحقیقات کرے۔ تو تمام دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ حکومت کے اندر کیا کیا ہو رہا ہے۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا کہ جناب وزیر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ مسلمان جانوروں کی حفاظت نہیں کرتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب کے پاس کوئی facts and figures نہیں ہوگا جس سے وہ یہ ثابت کر سکیں

کرسکیں کہ ایسا کرتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا کہ مسلمان جانوروں کو اسی صورت سے محبت کرتے ہیں جس طرح دنیا کے اور لوگ کرتے ہیں ایک مسلمان منسٹر کا جب یہ خیال ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے۔

Mr. KALIKA PRASAD SINGH :

हज़ूर सात मिनट हो गये अब इनका वक्त खतम हो गया ।

Khan Sahib SAIYID MAZHAR IMAM :

یہ تو جناب اسپیکر کا حق ہے اسپیکر صاحب اسکو بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے میں ہاؤس سے یہ اپیل کرونگا کہ اس طرح کے جذبات سے کام نہیں لینا چاہئے۔ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ چونکہ اپ اکثریت میں ہیں آپکے ہاتھ میں منسٹری ہے اس لئے آپ جو چاہیں کہہ سکتے ہیں۔

The Hon'ble Dr. SIAYID MAHMUD :

حضور والا ہملوگ بہت مزے میں اس سارے مضمون کے متعلق بحث کر رہے تھے لیکن افسوس ہے کہ اخیر میں بعض ممبروں نے خواہ مخواہ ایک بد مزگی پیدا کر دی۔ بابو جگت نرائن لال نے جو تقریر کی تھی وہ اپنے مطالب اور وضاحت کے لحاظ سے کافی تھی مزید تقرروں کی ضرورت نہیں تھی اس موقع سے پہلے کبھی بھی مجھ سے اس قسم کی شکایت نہیں کی گئی تھی حالانکہ دوسرے دوسرے محکمہ جات کے متعلق میرے پاس ان تین مہینوں میں بہت سے خطرات شکایت کے پہنچے ہیں لیکن وزیر بحث مسئلہ پر کسی نے آج سے پہلے مجھ سے کچھ نہیں کہا تھا۔ اگر پہلے کسی نے کہا ہوتا اور میں نے غفلت کی ہوتی تو میں قابل الزام ہوتا لیکن آج کی تقریروں سے معلوم ہوا کہ یہ چیز صرف ایک محدود چیز نہیں ہے بلکہ بہت زیادہ وسیع شے ہے۔ کاش مجھ اس امر کی پہلے خبر دی گئی ہوتی تو میں نے تحقیقات کر کے ساری باتیں معلوم کر لی ہوتی۔ بہر حال میں بابو جگت نرائن لال کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس طرف پوری توجہ دلائی۔ اس مسئلہ پر تقریر کی ضرورت نہیں تھی اس لئے کہ لہر خود ہی تھا کہ ان کے پاس مراد موجود ہیں جنہیں وہ میرے پاس بھیج دیں گے۔ بظاہر یہ معاملہ اتنا سنگین اور اس قدر serious ہے کہ اگر مجھ پر خبر ہوتی تو میں نے اب تک تحقیقات کرائی ہوتی اور ہاؤس کے ممبروں کو enquiry کا demand پیش کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

میرا خیال ہے کہ اس افسریا محکمہ کا نام لینے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اشارۃً اپنے خیالات کا اظہار کرنا تھا اس لئے کہ اگر سارے allegations صحیح نہیں ہیں تو کوئی بہرہ ہو اس محکمہ کی discipline کے خلاف ہے۔ بہ کیف میں تمام ممبروں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس امر کی تحقیقات میں دو چار روز میں معمولی طرح سے نہیں بلکہ پوری طرح سے اس شخص کے متعلق جسکا نام میں لینا نہیں چاہتا کرنا۔ اگر وہ شخص بہ قصور ثابت ہوگا یہ شک وہ بڑی الزامہ ثابت ہوگا لیکن اگر قصور وار نہ ہو گیا تو جو سزا ایک قصور وار کو بھگتنی چاہئے اسے بھگتنا پڑیگی۔

میرے درست تھا کہ رام لعل سنگھ کا لہجہ اور انکے الفاظ دورانِ تقریر میں اچھے نہیں تھے انہوں نے بار بار میرا نام لیا اور ذمہ داری دیکھ لائی لیکن چونکہ وہ ایک blunt راجپوت ہیں اس لئے انکی blunt گفتگو کا میں کچھ خیال نہیں کرتا۔

Mr. KALIKA PRASHAD SINGH :

On a point of explanation, Sir : मैंने आपकी जिम्मेदारी नहीं बताई।

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD :

اب میں اصل مضمون کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں، رقتہ کم ہونے کے باعث میں بہت سی باتیں نہیں کہہ سکتا گو کہ ساری باتیں ذہن میں تھیں۔

میں دو تین درستوں کا مضمون ہوں کہ انہوں نے اپنی تقریر کے ذریعہ چند مفید مشورے دیئے ہیں، وہ ہیں، 'مستقر رضی الدین'، ڈاکٹر فرید اور بابوراء چرن سنگھ۔ میں سب سے پہلے poultry کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جسکا تذکرہ 'مستقر رضی الدین' نے اپنی تقریر کے دوران میں کیا تھا۔ میں نے اپنی ابتدائی تقریر میں کہا تھا کہ ہندوستان کی ۶۰ فی صدی poultry آجکل کم ہوگئی ہے، یہ بھی میں جانتا ہوں کہ مرغیوں کی ایک بیماری آتی ہے جس سے بڑی تعداد میں وہ مرجاتی ہیں۔ اس وبا کے علاج کیلئے ایک specific دوا بھی ایجاد ہوچکی ہے جسکا نام Merophosphate ہے۔ یہ ٹانک کا اثر رکھتی ہے۔ اس دوا کو پانی میں ملاکر مریض مرغیوں کو دن میں کئی کئی بار دیتے ہیں۔ اس سے ۸۰ سے ۹۰

فی صدی تک مرغیوں کو آرام ہو جاتا ہے اسکی قیمت Rs. 4-12-0 ہے
اسکے لڈ، کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ دوا یہاں تیار کی جائے تاکہ
سمستے داموں مل سکے اور عام طور پر لوگ اسے خرید سکیں۔

Mr. MUHAMMAD ABDUL GHANI :

میرے ایک دوست نے بتایا ہے کہ کونین بھی فائدہ
پہونچاتا ہے۔

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD :

ممکن ہے "بہر حال" میرے دوست بابو رام چرن سنگھ نے
موشیوں کی نمائش کے متعلق کہا ہے۔ یہ ایک مفید تجویز ہے
یہ بات میرے ذہن میں آئی تھی اور میں اپنے دوست "ممنون"
ہوں کہ انہوں نے میری توجہ اس طرف دلائی، میرا بھی خیال
ہے کہ اسکو ضرور encourage کرنا چاہئے۔

میرے دوست بابو رامیشور پاشا سنگھ نے ایک تجویز کی تھی
کہ Veterinary Act میں ترمیم ہونی چاہئے جس کے ذریعہ وہ لوگ
جو جانوروں کو اذیت دیتے ہیں، انکو سزا دی جائے۔ بہر حال وہ مجھے
بتلاؤنگے کہ وہ ایکٹ میں کہاں اور کیا ترمیم کرنی چاہتے ہیں۔

مسٹر رضی الدین نے غازی پور کی گایوں کے متعلق توجہ دلائی ہے۔
میں نہیں جانتا تھا کہ وہاں کئی گاؤں بہتر ہوتی ہیں اسکو میں
دریافت کرلگا اور جو مناسب کاروائی ہوگی اسے عمل میں لاؤنگا۔
انہوں نے دوسری تجویز ہر تھانے میں سرکاری dairy farm کے کھولنے
کی جو کی ہے اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا ہے کہ حکومت
کیلئے یہ ناممکن ہے کہ ہر تھانے میں ڈائری فارم کھول جائیں،
لیکن ہاں اگر کوئی شخص یا ادارہ private طریقہ پر اسطرح کا فارم
کھولنا چاہیگا تو گورنمنٹ اسکو encourage کریگی اور ہر ممکن مدد
دینے کو تیار رہیگی۔

میرے ایک چھوٹا ناگپوری دوست نے اپنے علاقہ کی طرف میری
توجہ مبذول کرائی ہے۔ چھوٹا ناگپور کا مسئلہ ایک بہت vast
مسئلہ ہے۔ اسکی طرف حکومت غور کر رہی ہے۔ لیکن جہاں تک

اس خاص مسئلہ کا تعلق ہے میں یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ پوری توجہ کریگی۔

ڈاکٹر فرید صاحب نے ایک اور تجویز پیش کی ہے جو میرے ذہن میں پہلے سے موجود تھی یعنی یہ کہ مویشی کو community کا property ہونا چاہئے۔ یہ مسئلہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میں نے اس قسم کی تجویز سنہ ۱۹۳۸ ع مرکزی حکومت سے بھی کی تھی۔ ہندوستان میں ہر گاؤں کے اندر غریب باشندے مویشیوں کے رکھنے کا معقول انتظام نہیں کر سکتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مویشی خراب ہو جاتے ہیں۔ اگر ہر گاؤں میں کم از کم ایک shed ایسا بنا دیا جائے جس میں تمام گاؤں کے مویشی باندھے جاسکیں اور اس shed کی صفائی کا باقاعدہ انتظام کیا جائے تو مویشیوں کی صحت درست رہیگی۔ میں نے بعض بڑے بڑے لوگوں کے یہاں دیکھا ہے کہ اس طرح کا shed انکے یہاں ہے جس میں پگے ناپے بند ہوتے ہیں جنکے ذریعہ پیشاب وغیرہ کی صفائی ہوتی رہتی ہے۔ اس سلسلہ میں آج میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Rural Development کے محکمے کے ذریعہ لوگوں کو ترغیب دیکر اس طرح کا shed ہر گاؤں میں بنوائے کی تحریک ضرور کرائی جائیگی یہ تجویز بہت عمدہ ہے اور اس سے مویشیوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ میں ڈاکٹر فرید کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ایسی مفید تجویز پیش کی ہے۔

ایک چیز اور ہے جسکی طرف میں اپنی تقریر میں اشارہ نہیں کر سکا تھا وہ جانوروں کی چراگاہ (Grazing ground) کی نسبت ہے ہندوستان میں بہت پرانے زمانہ سے انتظام اسکا تھا کہ ہر گاؤں میں چراگاہیں grazing grounds ہوا کرتی تھیں۔ مغلوں کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ ایک آدمی کی آواز جہاننگ پہنچ سکتی تھی وہاں تک زمین کا حصہ چراگاہ بنا دیا جاتا تھا۔ مگر آجکل ہمارے اندر اتنی لالچ پیدا ہو گئی ہے کہ ایک الچ زمین بھی شملوگوں نے چھوڑا نہیں ہے تاکہ وہ بے زبان جانوروں سے ہم متنبہ ہوئے رہتے ہیں انکے کھانے کھالنے کا سامان مہیا ہو سکا۔

Fodder کا بھی انتظام نہیں ہے اس امر کی طرف سبکی نظر جانی ضرور ہے۔ یہ چیز اتنی اُساں نہیں ہے۔ لیکن ہم اس زمین کا revenue

system بدل دینگے تو ہم موقع نکالکر ہر گاؤں میں grazing grounds کا سامان کر سکیں گے۔

رامیشور بابو نے ایک اور ضروری بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ Veterinary کالج کا کورس ڈپلرما سے ڈگری کورس کرنا چاہئے اور تین سال کے بجائے وہاں چار کا کورس کرنا چاہئے۔ یہ مسئلہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

جہانگیر دوسری صوبائی حکمرانوں اور experts کا خیال ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بہار کا یہ کالج بہت تعریف کے قابل ہے۔ مجھے فائیلین (files) اور notes دیکھنے سے پتہ چلا ہے کہ دوسری دوسری جگہوں کے ماہرین بھی یہاں کے کالج کی تعریف کرتے ہیں۔

ایک اور تجویز یہ پیش کی گئی ہے کہ اسسٹنٹ سرجنوں کی تنخواہ بہت کم ہے۔ اس میں اضافہ ہونا چاہئے۔ مہن عرض کر رہے ہیں کہ کانگریس گورنمنٹ نے اگلے کے ساتھ ہی اس پر توجہ کی ہے کہ سوشیوں کے اسپتال زیادہ تعداد میں کھولے جائیں اور ڈاکٹروں کی تنخواہ میں بھی اضافہ ہو۔ Post-war Reconstruction کی اسکیم میں یہ ہے کہ ہر تھانہ میں سوشیوں کا اسپتال کھولا جائے۔ اس درمیان میں میری یہ تجویز ہے کہ دیہاتوں میں بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دیہاتی اصولوں پر سوشیوں کا علاج کرتے ہیں۔ اس طرح کے علاج کا سلسلہ زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو جو صحت کی طرف سے ایک refresher course کی تعلیم vaccination وغیرہ کے متعلق دیدی جائے تاکہ epidemic کے موقع پر یہ لوگ زیادہ سے زیادہ سوشیوں کی جانیں اپنے اپنے علاقوں میں بچا سکیں۔ اگر انکو محض تھوڑی سی retaining fee بھی دی جائے تو وہ efficient طریقہ سے علاج کریں گے اور village guide ہونگے۔ جنکا تعلق بستیوں سے ہوگا۔

میرے دوست مظہر امام صاحب نے نہایت زور شور سے اس بات کی احتجاج کی ہے کہ میں نے جو کہا ہے کہ مسلمان جانوروں کی حفاظت نہیں کرتے ہیں، یہ سراسر غلط ہے انکو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ مسلمان زیادہ تر جانور نہیں

پالتے ہیں جسکی وجہ سے وہ اچھا درودہ اور گھی نہیں پاسکتے ہیں،
 اور انہیں بازار کی خراب چیزیں خریدنی ہوتی ہیں۔ میں نے
 خود اپنی مثال پیش کی تھی کہ دس سال سے میں خون ارادہ
 کر رہا ہوں کہ جانور پالوں لیکن اب تک نہیں کرسکا۔ میں نے
 مسلمانوں پر نہ تو کوئی الزام عائد کیا تھا اور نہ مجھے کسی مسلمان
 کو الزام دینا تھا۔ کیا ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی میں نہیں
 کہہ سکتا۔ کیا اچھی باتوں کی طرف توجہ دلانے کی بھی مجھے
 ممانعت ہے۔ بہر حال میں زیادہ کیا کہوں میں اپنے درست کر
 صرف ایک شعر سنا کر بیٹھ جاؤں گا۔

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
 تمہی بتاؤ یہ انداز گفتگو کیا ہے ؟

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That a sum not exceeding Rs. 6,91,057 be granted to the Provincial Government to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1947, in respect of "Veterinary".

The motion was adopted.

The Assembly then adjourned till 11-30 O'clock on Thursday, the 27th day of June 1946.

BGP (I.A) 184—570—8.11.1947—